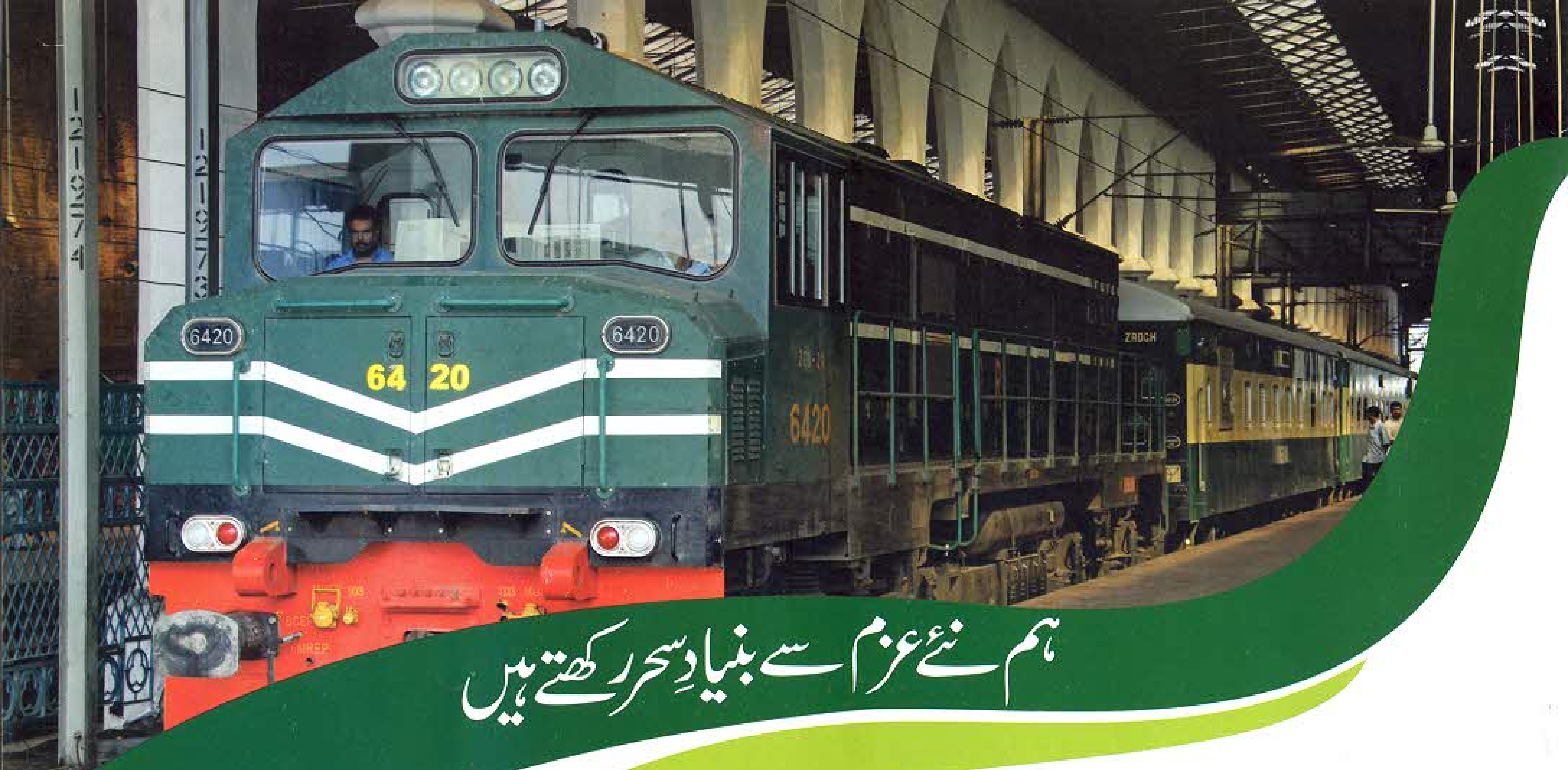

ہم نئے عزم سے بنیادِ سحر رکھتے ہیں

دوسالہ کارکردگی

2013-14, 2014-15

پاکستان ریلویز

ہم نئے عزم سے بنیادِ سحر رکھتے ہیں

پاکستان ریلویز

حرفِ آغاز

پاکستان ریلویز کی کارکردگی کا جائزہ، گزشتہ سالوں کے حوالے سے لیا جائے تو یہ امر واضح ہوتا ہے کہ 2012-13 تک آمدنی کے اہداف کی حصولی میں مسلسل ناکامی یا بھرم رکھنے کے لئے ان کے بارِ تعین اور اخراجات میں بے پناہ اضافے کا سامنا کرنے والا ادارہ محض دو سال کی مدت میں طے شدہ حکومتی اہداف سے کہیں آگے بڑھ کر کامیابیاں حاصل کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل بے پایاں سے پاکستان ریلویز کی ڈوبتی ناؤ کو بھنور سے نکال لیا گیا ہے۔ قلیل مدت میں یہ بڑی تبدیلی دیانتدار اور محنتی افسروں کی انتھک کاوشوں کے ساتھ ساتھ محنت کشوں کے تعاون اور محنتِ شاقہ کے باعث ممکن ہوئی ہے۔

پاکستان ریلویز کو تباہی کی دلدل سے نکال کر ایک فعال ادارہ بنانے کیلئے درج ذیل اہم اقدامات کئے گئے:

۱) شکست خوردہ ذہنیت کو پرعزم سوچ سے بدلنا
۲) سفارش، اقربا پروری اور رشوت ستانی پر کنٹرول
۳) محکمہ سے سیاسی اثر و رسوخ کا مکمل خاتمہ
۴) دیانتدار اور محنتی افسران کی ٹیم کا چناؤ
۵) محکمہ جاتی ڈسپلن کا نفاذ
۶) شعبہ جاتی اہداف کا تعین اور ان کی مسلسل مانیٹرنگ
۷) سزا و جزا کے مؤثر نظام کا قیام
۸) قابلِ عمل اصلاحات کا مربوط نفاذ
۹) اختیارات کی عدم مرکزیت
۱۰) ہر سطح پر مؤثر مشاورتی نظام کا قیام

آمدنی کی تفصیل

سال	آمدنی کا ہدف	آمدنی تقریباً
2010-11	19 ارب 14 کروڑ	18 ارب 60 کروڑ
2011-12	14 ارب 50 کروڑ	15 ارب 45 کروڑ
2012-13	20 ارب	18 ارب
2013-14	21 ارب 60 کروڑ	23 ارب
2014-15	28 ارب	32 ارب

☆ 2012-13 میں ریلویز کی حاصل کردہ 18 ارب کی آمدنی 2014-15 میں بڑھ کر 32 ارب تک جا پہنچی۔ یہ اضافہ 72 فیصد زیادہ بھی ہے اور ایک ریکارڈ بھی۔ یاد رہے کہ اس سے قبل پاکستان ریلویز کی تاریخ میں 2008-09 میں ریونیو کا زیادہ سے زیادہ ہدف 23 ارب 10 کروڑ روپے حاصل کیا جا سکا تھا۔

مالی خسارہ

سال	متوقع مالی خسارہ	خسارہ
2012-13	33 ارب 36 کروڑ	30 ارب 50 کروڑ
2013-14	33 ارب 50 کروڑ	32 ارب 50 کروڑ
2014-15	37 ارب	27 ارب 25 کروڑ

☆ مالی سال 2013-14 کا متوقع خسارہ 33 ارب 50 کروڑ روپے تھا۔ موجودہ انتظامیہ نے اس پر نہ صرف قابو پایا بلکہ خاطر خواہ کمی کر کے 32 ارب 50 کروڑ روپے پر کیپ کر لیا۔ اس سال صنعتی امن کی بحالی اور ریلویز کی ساکھ بہتر بنانے کے لئے پنشن، GP فنڈ، تنخواہوں میں بڑھوتی مزید برآں تیل اور بجلی کی مد میں گزشتہ ادوار کی رُکی ہوئی 5 ارب روپے کی ادائیگیاں کی گئیں۔ اس رقم کی عدم ادائیگی کی صورت میں خسارہ 33 ارب 50 کروڑ کی بجائے 27 ارب 50 کروڑ روپے تک محدود ہو سکتا تھا۔

☆ سال 2014-15 میں مالی خسارے کا تخمینہ 37 ارب روپے تھا۔ خرچ پر مؤثر کنٹرول اور ریونیو میں ریکارڈ اضافہ کی وجہ سے مالی خسارہ میں خاطر خواہ کمی ہوئی اور یہ 32 ارب 50 کروڑ روپے سے 5 ارب 25 کروڑ روپے کم ہو کر 27 ارب 25 کروڑ روپے رہ گیا۔

☆ سال 2014-15 کے بجٹ میں خرچ کی مد میں 65 ارب روپے مختص کئے گئے تھے۔ اخراجات کو ممکنہ حد تک کنٹرول کر کے 59 ارب 17 کروڑ روپے کی رقم خرچ کی گئی۔ دوسری طرف آمدنی کے دیے گئے ہدف 28 ارب روپے کے مقابلے میں 31 ارب 92 کروڑ روپے کا حصول کیا گیا اور اس طرح بڑھتے ہوئے خسارے کا عفریت قابو کر لیا گیا۔

آمدنی میں اضافہ کی وجوہات

☆ سروس ڈیلیوری اور ٹرینوں کے اوقات کار میں بہتری لانے کے ساتھ ساتھ ہر شعبہ میں مربوط اصلاحات کی گئیں۔ مسافروں کی تعداد میں اضافہ ہونے کے علاوہ فریٹ ٹرینوں کی تعداد بھی پہلے کی نسبت بدرجہا بڑھ گئی۔ PSO، فوڈ، پوسٹل، پاکستان آرمی، سوئی گیس کے محکموں سے ریلوے واجبات کی ریکوری کا عمل تیز کیا گیا اور عرصہ دراز سے رُکی ہوئی رقوم وصول کی گئیں۔ گزشتہ دو سالوں میں ہونے والا مسافروں کی تعداد میں قابل قدر اضافہ ریلویز کی کارکردگی پر عوامی اعتماد کا مظہر ہے۔ فریٹ کی مد میں آمدنی بڑھائے بغیر ریلویز کو بحران سے نکالنا ناممکن تھا۔ اس

ہدف کو سامنے رکھتے ہوئے مال بردار گاڑیوں میں، ٹھوس حکمت عملی کے تحت، بتدریج اضافہ کیا گیا۔ نتیجے کے طور پر دو مالی سالوں کے دوران کراچی سے چلنے والی مال گاڑیوں کی تعداد 182 سالانہ سے 1504% بڑھ کر 2920 سالانہ تک جا پہنچی۔

فریٹ سیکٹر

☆ 2012-13 کے دوران لوڈ ہونے والی **46617** ویگنز کے مقابلے میں مالی سال 2014-15 میں **176155** ویگنز لوڈ ہوئیں، جو 278% اضافی ہیں۔

☆ 2012-13 کے آغاز میں مال برداری کی غرض سے فریٹ پول میں 8 کے قریب لوکوموٹیوز روزانہ کی بنیاد پر میسر تھے۔ ان کی تعداد 2014-15 کے اختتام تک دس گنا اضافہ کے بعد بڑھ کر 80 کے لگ بھگ پہنچ گئی۔

☆ پریم نگر ڈرائی پورٹ کے ساتھ ساتھ لاہور ڈرائی پورٹ، فیصل آباد ڈرائی پورٹ اور جیا بگا کو فعال بنانے کے نتیجے میں کنٹینر ٹریفک میں واضح اضافہ ہوا۔ 2012-13 کے دوران اوسطاً 6 کنٹینر روزانہ چلتے تھے جن کی تعداد 2014-15 کے اختتام تک آٹھ گنا اضافے سے 50 تک پہنچ گئی۔

☆ میپل لیف سے کامیاب طویل مدتی معاہدے کے بعد بیسٹ وے سیمنٹ، غریب وال سیمنٹ، اعوان ٹریڈنگ کمپنی اور چشتیاں لاجسٹک سے معاہدے کئے گئے۔ ریلویز کو جہاں کرائے کی پیشگی ادائیگی سے فریٹ کی مد میں خاطر خواہ آمدنی ہوئی وہیں منصوبہ بندی کے حوالے سے مناسب مہلت بھی ملی۔

☆ پاکستان ریلویز فریٹ ٹرانسپورٹیشن کمپنی اور شنگ ڈانگ روئی کے درمیان 1320 میگا واٹ کپیسٹی کے حامل ساہیوال پاور پلانٹ کے حوالے سے ہونے والا کوئلے کی ترسیل کا معاہدہ سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے نتیجے میں 2018ء سے ادارے کو سالانہ اربوں روپے کی اضافی آمدنی حاصل ہوگی۔

☆ بڑے پاور پلانٹس کے علاوہ ریلوے 200 میگا واٹ کے منتخبہ چھوٹے پاور پلانٹس کو کوئلہ سپلائی کرنے کی ذمہ داری بھی اٹھائے گی۔ خاطر خواہ سالانہ آمدنی کے علاوہ اس اقدام کے نتیجے میں قومی ترقی کے حوالے سے ریلویز کا کردار اور بھی مئوثر ہو جائے گا۔

☆ آجکل اہم فریٹ ٹرمینلز پر لوڈنگ اور ان لوڈنگ مینوئل سسٹم کے تحت کی جاتی ہے۔ اس نظام کو بتدریج میکنائزڈ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

☆ مورخہ 9 جون 2015 سے کوئٹہ اور زاہدان کے درمیان مال گاڑی کا اجراء کر دیا گیا ہے۔

پیسنجر سیکٹر

☆ پاکستان ریلویز کی تاریخ میں پہلی بار عوام کی سہولت کے لئے مختلف سیکشنز اور کلاسز کے کرایوں میں بار ہا خاطر خواہ کمی کی گئی۔ ان اقدامات کے نتیجے میں دو سالوں کے دوران مسافروں کی تعداد میں 1 کروڑ 3 لاکھ کا زبردست اضافہ دیکھنے میں آیا، جو گزشتہ سالوں کے مقابلہ میں 26.19% زائد ہے۔

☆ پاکستان ریلویز کی طرف سے چلائی جانے والی **گرین لائن** نے کامیابی کے نئے ریکارڈ قائم کئے۔ اس ٹرین میں مسافروں کی سہولت کے پیش نظر Wifi انٹرنیٹ، ناشتہ، لنچ، ڈنر، چائے، منرل واٹر، اخبارات، اسٹینڈرڈ بیڈنگ اور ٹریولرز بیگ کی فراہمی جیسے اقدامات کو بھرپور پذیرائی حاصل ہوئی۔

☆ ہزارہ ایکسپریس کے 30 کوچوں پر مشتمل 2 نئے ریکس متعارف کروائے جا چکے ہیں جبکہ مسافروں کو بہتر سفری سہولیات فراہم کرنے کے لئے عوام ایکسپریس، قراقرم ایکسپریس، کراچی ایکسپریس اور تیزگام ایکسپریس کے نئے ریکس پر کام تیزی سے جاری ہے۔ ویلیو ایڈیشن کے تحت اضافی سہولتیں بہم پہنچانے کے بعد یہ گاڑیاں اسی مالی سال میں رواں دواں ہونگی۔

☆ مسافروں کو ڈائننگ کارز میں برانڈڈ اور معیاری اشیاء سپلائی کرنے کی غرض سے نئے معاہدے کئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں فوڈ پروفیشنلز افراد کی خدمات بھی حاصل کی گئی ہیں۔

مکینیکل

☆ جنرل الیکٹرک سے ہونے والے عہد ساز معاہدے کے نتیجے میں 55 نئے لوکوموٹیوز کی ترسیل اکتوبر 2016ء سے شروع ہو جائے گی۔ 4000 سے 4500 ہارس پاور کے یہ لوکوموٹیوز ریلویز کی مال برداری کی صلاحیت میں قابل ذکر اضافہ کریں گے۔ 1200 ٹن پے لوڈ کی بجائے 2400 ٹن پے لوڈ کھینچنے کے نتیجے میں 2 گاڑیوں کی جگہ ایک گاڑی مطلوبہ مقدار میں ساز و سامان پورٹ سے لے کر منزل مقصود تک پہنچے گی جس سے لائن کپیسٹی پر نہایت مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

☆ سپیشل ریپئر کے لئے منتخب 150 لوکوموٹیوز میں سے 92 پر کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ باقی 58 لوکوموٹیوز جون 2016ء تک مکمل طور پر بحال ہو کر سسٹم کا حصہ بن جائیں گے۔

☆ ریلوے کے فلیٹ میں شامل HGMU-30 ٹائپ کے لوکوموٹیوز کی بحالی کا کام خوش اسلوبی سے جاری ہے۔ 27 میں سے 12 لوکوموٹیوز زیر استعمال ہیں۔ جبکہ بقیہ 15 لوکوموٹیوز جون 2016ء تک قابل استعمال ہو جائیں گے۔

☆ 800 ہاپر ٹرکس کی خریداری کا ٹینڈر آخری مراحل میں ہے۔ ایک ہاپر ٹرک میں 60 ٹن لوڈ اٹھانے کی گنجائش ہوگی۔ کوئلہ سے چلنے والے بجلی گھروں کے

لئے کوئلہ کی فراہمی میں یہ نیا سٹاک اہم رول ادا کرے گا۔

☆ 40 نئی پاور وینز کے سسٹم میں آنے کے بعد مسافر گاڑیوں میں ائیرکنڈیشننگ کے حوالے سے پیدا ہونے والی شکایات میں قابلِ ذکر کمی واقع ہوئی ہے۔24 مزید پاور وینز 16-2015 میں سسٹم میں آجائیں گی۔

☆ گذشتہ دو سالوں میں **1764** مسافر کوچز اور **7156** فریٹ ویگنز اور ہال کرنے کے بعد سسٹم میں لوٹائی گئی تھیں۔

☆ 300 ٹریکشن موٹرز کی بحالی اسی مالی سال کے دوران کر لی جائے گی۔اس اقدام کے نتیجے میں پرانے انجنوں کی استطاعت کار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

انفراسٹرکچر

☆ لودھراں سے رائے ونڈ تک ڈبلنگ آف ٹریک کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔2015 کی آخری سہ ماہی تک کراچی لاہور دو رویہ ریلوے لائن پوری طرح آپریشنل ہو جائے گی۔

☆ پاکستان ریلویز کے سسٹم پر واقع فوری مرمت طلب پلوں کو مکمل طور پر محفوظ بنانے کے لئے اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔159 پلوں میں سے 73 پر کام ہو چکا ہے جب کہ باقی کام اسی سال مکمل کرنے کا ہدف دیا گیا ہے۔

☆ Signal Rehabilitation Project کے تحت اسٹیشنوں پر Block Instruments کی بحالی اور جدید کمپیوٹرائزڈ انٹرلاکنگ سسٹم کے حوالے سے بوچیری، سرہاری، لنڈو اور شہداد پور پر کام مکمل ہو گیا ہے جب کہ دوراور جلال مری پر یہ اپنے آخری مراحل میں ہے۔اسی طرح شاہدرہ۔لودھراں پراجیکٹ پر بھی کام تیزی سے جاری ہے۔پیراں غائب اور ریاض آباد سٹیشن مکمل ہو چکے ہیں۔لودھراں سے خانیوال سیکشن کو دسمبر 2015 تک مکمل کرنے کا ہدف سامنے رکھا گیا ہے۔

☆ نیسپاک کے تعاون سے منتخب شدہ 16 اسٹیشنز کی خوبصورتی، بحالی اور اُن کی حدود میں کمرشل سرگرمی شروع کرنے کا پلان بنایا جا چکا ہے جس کے تحت کراچی سٹی، کراچی کینٹ، حیدرآباد، سکھر، کوئٹہ، بہاولپور، ساہیوال، اوکاڑہ، رائے ونڈ، لاہور، ننکانہ صاحب، نارووال، گوجرانوالہ، راولپنڈی، حسن ابدال اور پشاور اسٹیشنز کو نئی صورت دی جائے گی۔

☆ غیر محفوظ بغیر گیٹ مین کے لیول کراسنگز صوبائی حکومتوں کی مدد سے گیٹ مین کے حامل لیول کراسنگز میں تبدیل کئے جا رہے ہیں۔پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے فراہم کردہ 400 ملین روپوں سے صوبہ پنجاب کی حدود میں 75 لیول کراسنگز اپ گریڈیشن کے مرحلے سے گزر رہے ہیں۔

☆ اربن یونٹ گورنمنٹ آف پنجاب کی مدد سے ریلویز کی زمینوں کے ریکارڈ کی ڈرٹنگی کا پراجیکٹ شروع ہو چکا ہے جس کے نتیجے Land Record Management Information System (LRMS) ترتیب دیا جائے گا اور حتمی طور پر بتانا ممکن ہوگا کہ ریلوے کی ملکیتی زمین کہاں، کتنی اور کس حالت میں موجود ہے۔اس سے زمینوں کے معاملات میں شفافیت آئے گی۔یہ پراجیکٹ جون 2016 تک مکمل ہو جائے گا۔

☆ 99 سال کی لیز کی بجائے ٹرم لیز آفر کی جا رہی ہے۔پاکستان ریلویز نے زمینوں کی قلیل مدتی لیزنگ سے دو سال میں 3064 ملین روپے کمائے جبکہ اس سے پہلے پانچ سال کے دوران اس مد میں صرف 2433 ملین روپے کمائے گئے تھے۔

☆ اس امر کی کوشش کی جا رہی ہے کہ مختلف صوبے "Title of Land" ریلویز کے نام منتقل کریں تا کہ کمرشل بنیادوں پر منصوبے بنانے کا عمل شروع کیا جا سکے۔یہ کام خیبر پختونخواہ میں تقریباً ہو چکا ہے جب کہ باقی صوبوں سے اس حوالے سے رابطے جاری ہیں۔

☆ 15-2014 میں 174 ایکڑ زمین تجاوزات سے خالی کرائی گئی جس کی مالیت کم وبیش 1 ارب 73 کروڑ روپے ہے۔

علاقائی روابط

☆ چمن (پاکستان) سے سپن بولدک (افغانستان) تک لائن بچھانے کے PC-I کی حتمی منظوری ہو چکی ہے۔جلد ہی اس پر افغان حکومت کی طرف سے اجازت کے بعد کام شروع ہو جائے گا۔اس لائن کے ذریعے کوئٹہ سے قندھار اور ترکمانستان تک بذریعہ ریل رابطہ ممکن ہو جائے گا۔

☆ پشاور سے جلال آباد تک ریلوے لائن کے حوالے سے فزیبلٹی اسٹڈی 16-2015 کے دوران مکمل ہو جائے گی۔

☆ حویلیاں ڈرائی پورٹ سے متعلق ہونے والی فزیبلٹی 2015ء کے اختتام تک مکمل ہو جائے گی۔چین اور پاکستان کے درمیان مستقبل میں ہونے والی نقل وحمل میں یہ ڈرائی پورٹ انتہائی اہم کردار ادا کرے گی۔

☆ پاکستان اور ایران کے درمیان، براستہ تفتان، معطل شدہ مال بردار ٹرین کا دوبارہ اجراء ہو چکا ہے جو پاکستان کے مختلف اسٹیشنوں اور ایران کے درمیان سازوسامان کی ترسیل کا موثر ذریعہ بن گئی ہے۔زاہدان سے چیچو کی ملیاں کے لئے گندھک (سلفر) پہنچانے کے حوالے سے بات چیت جاری ہے۔

☆ قوی امکان ہے کہ ECO ٹرین کی بحالی، موجودہ مالی سال میں ہو جائے گی۔اس حوالے سے پاکستان ریلویز اور ترکی کی گریٹ اناطولین لاجسٹک

کمپنی (BALO) کے درمیان معاہدہ پہلے ہی موجود ہے۔

☆ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان فی الوقت واہگہ کے ذریعے ہندوستان کے لئے پیسنجر اور گڈز ٹرینز چلتی ہیں، جبکہ کھوکھرو پار۔مونا باؤ کے راستے آپریشن صرف مسافر گاڑی تک محدود ہے۔ اس امکان کا جائزہ لیا جا رہا ہے کہ تھرپارکر کے اس اہم روٹ پر مال بردار گاڑی کا اجراء کیا جائے۔

متفرق اقدامات

☆ 7 فروری 2015ء کو پوسٹل لائف انشورنس سے ہونے والا معاہدہ مسافروں اور ریلوے ملازمین کو انشورنس کا کور فراہم کرتا ہے۔ اس پالیسی کے نتیجے میں حادثاتی موت کی صورت میں 8 لاکھ، جبکہ زخم آنے کی صورت میں، نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، پچاس ہزار سے 3 لاکھ روپے تک کی ادائیگی کی جا رہی ہے۔

☆ پنشنرز کو سہولت بہم پہنچانے کے لئے پنشن کی ادائیگیوں کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے جس کے بعد بوڑھے اور بیمار پنشنروں کو 'قطار در قطار' انتظار کی اذیت سے نجات دلا دی گئی ہے۔ اب ریلوے پنشنرز کیلئے ضروری نہیں رہا کہ وہ صرف نیشنل بنک سے ہی پنشن حاصل کریں۔ ریٹائرڈ ملازمین اب اپنی پسند کے کسی بھی بنک اور برانچ سے پنشن حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح پنشنرز کے لئے ATM کارڈز کے ذریعے پنشن کا حصول بھی ممکن بنا دیا گیا ہے۔ 1 لاکھ 25 ہزار پنشنرز میں سے 1 لاکھ 10 ہزار پنشنرز اس سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں جبکہ بقیہ کو یہ سہولت بنک اکاؤنٹس کھلنے پر جلد مہیا کر دی جائے گی۔

☆ ادارے کے مالی حالت خراب ہونے کی وجہ سے ریٹائرڈ ہونے والے ریلوے ملازمین کی گریجوایٹی اور GP فنڈ کی مد میں کثیر رقم 2011-12 سے واجب الادا تھی۔ ریلوے انتظامیہ نے ان بقایاجات کی ادائیگی کا مرحلہ وار پروگرام ترتیب دیا اور "پہلے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو پہلے ادائیگی" کی پالیسی پر عمل درآمد کرتے ہوئے 2013-14 تک ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو گریجویٹی اور GP فنڈ کی مد میں اندازاً 6 ارب روپے کی ادائیگی کی گئی۔ اسی طرح آپریشنل سٹاف کے TA کے تقریباً 50 کروڑ روپے کے بقایاجات بھی 2014-15 میں ادا کر دیئے گئے۔

☆ دوارنِ سروس میڈیکل بنیاد پر Invalid ہونے والے ملازمین یا ان کی بیواؤں کو 270 روپے سے لے کر 1620 روپے کی ماہانہ ادائیگی کی جاتی تھی۔ یکم مارچ 2013ء سے اس رقم کو بڑھا کر 380 روپے سے لیکر 4000 روپے تک کر دیا گیا ہے اس سکیم سے کم و بیش 24,433 افراد فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ ریلویز اس مد میں ہر مہینے کم و بیش ڈھائی کروڑ روپیہ خرچ کرتی ہے۔ اس حوالے سے 2009ء سے موخر شدہ ادائیگیوں کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا ہے اور بقاجات کی مد میں واجب الادا 9 کروڑ 66 لاکھ روپے کی رقم میں سے 7 کروڑ 35 لاکھ روپے کی ادائیگی کی جا چکی ہے۔ دوران ملازمت وفات پا جانے وال ملازمین کی تدفین کی مد میں گرانٹ کی رقم دسمبر 2014ء سے 10 ہزار روپے سے بڑھا کر 20 ہزار روپے کر دی گئی ہے۔

☆ حکومت نے پاکستان ریلوے پولیس کی تنخواہوں کو پنجاب پولیس کے برابر لانے کا عمل شروع کر دیا ہے جس کے تحت تنخواہ میں مرحلہ وار اضافہ کیا جائے گا۔

☆ SSG (ریٹائرڈ) کمانڈوز کو ٹریننگ کی غرض سے بھرتی کیا گیا ہے جو اب تک 320 ریلوے پولیس ملازمین کو دہشت گردی سے نمٹنے کی ٹریننگ دے چکے ہیں۔

☆ ریلوے پولیس فورس کو مزید فعال بنانے کی غرض سے موجودہ مالی سال میں 50 کروڑ روپے کی مالیت کے فنڈز مختص کیے گئے ہیں۔

☆ پاکستان ریلویز بشمول پولیس میں بھرتی NTS (نیشنل ٹیسٹنگ سروس) کے ذریعے جاری ہے تاکہ اس عمل کو ہر ممکن حد تک شفاف بنایا جا سکے۔ پولیس انسپکٹران کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا جا رہا ہے۔

☆ سکریپ کے حوالے سے نئی پالیسی کا نفاذ ٹرانسپیرنسی کی طرف مؤثر قدم ہے۔ اس کے مطابق ایک وقت میں دو ہزار ٹن سے زائد کی لاٹ بیچنے پر پابندی اور آکشن کمیٹی کے لیول میں تبدیلی کی وجہ سے صحت مندانہ مقابلہ سامنے آیا ہے جو ریلویز کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافے کا موجب ہے۔

☆ گولڑہ شریف میوزیم کی اپ گریڈیشن کے بعد اٹک خورد کے Heritage پوائنٹ کو بھی اہمیت دی جا رہی ہے۔

انتظامی اُمور

☆ اکیسویں گریڈ کی جنرل منیجر (آپریشنز) پاکستان ریلویز کی پوسٹ کو اپ گریڈ کر کے بائیسویں گریڈ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر سینئر جنرل منیجر کی منظوری دی گئی ہے۔ اس اقدام سے ادارے کی کارکردگی پر حکومتی اعتماد کے ساتھ ساتھ انتظامیہ کو اپنے فیصلے خود کرنے کا موقع فراہم کرنے کے عزم کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

☆ ریلوے بورڈ کی تشکیل پالیسی سازی کے پس منظر میں بے پناہ اہمیت کی حامل ہے جسے تیرہ سال بعد فعال کیا گیا ہے۔ اب یہ بورڈ ریلوے کی بہتری کیلئے اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کر رہا ہے۔

☆ روز بروز بڑھتے ٹرین آپریشنز کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے 13 کیٹیگریز میں 1470 پوسٹوں کے لئے بھرتی کا شفاف عمل شروع کیا جا چکا ہے۔

گیٹ مین، گیٹ کیپر، گینگ مین اور سینٹری ورکرز کی بھرتی ڈویژنز کی سطح پر کی جائے گی جب کہ دیگر 9 کیٹگریز، سٹیشن ماسٹرز، اسسٹنٹ ڈرائیورز، گارڈز، پوائنٹس مین، کمرشل اسسٹنٹس، لیڈی ریزرویشن کلرکس، سب انجینئر سول، سب انجینئر الیکٹریکل اور سب انجینئر مکینیکل کی بھرتی NTS کے ذریعے کی جائے گی۔

فیوچر ویژن

☆ اسلام آباد۔ تہران۔ استنبول (ITI) روٹ پر ECO ٹرین کے دوبارہ اجراء کے لئے کام جاری ہے۔ اس سیکشن کے بار دیگر کھلنے سے ایران کے راستے وسط ایشیاء، ترکی اور یورپ تک سامان پہنچانے کا راستہ ہموار ہوگا۔

☆ ریلوے ٹریک کی Mechanised Maintenance پر کام جاری ہے اور اس سلسلے میں لاہور ڈویژن میں روبہ عمل پائلٹ پراجیکٹ کی اسی مالی سال میں مکمل ہونے کی توقع ہے۔ اس پراجیکٹ پر عمل درآمد سے ہونے والے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے ریلویز کے پورے سسٹم پر یہ نظام قائم کیا جائے گا جس سے Assets کی کارکردگی اور کارآمد زندگی میں اضافہ ہوگا۔

☆ نئے پسنجر ریزرویشن اور معلوماتی نظام پر کام جاری ہے۔ اس نظام کے جس میں E-Ticketing بھی شامل ہے اسی مالی سال کے اختتام تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔

☆ اسٹیشن اور ٹرینوں کی Branding میں اب تک خاطر خواہ کامیابی نہیں مل سکی۔ تاہم اس پراجیکٹ پر پرائیویٹ اور ریلوے کمپنیوں کے تعاون سے نئے سرے سے کام کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

☆ پاکستان ریلویز نے اپنی زمینوں کی Value Addition کا کام ایک شفاف نظام کے ذریعے شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں پاکستان ریلویز کی تینوں کمپنیوں PRACS، RAILCOP اور REDAMCO کی سرمایہ کاری سے 300 دکانیں Develop کی جا رہی ہیں۔ اس سال ان میں مزید 1000 دکانوں کا اضافہ کیا جائے گا۔ اس سے نہ صرف ریلوے کے ریونیو میں اضافہ ہوگا بلکہ متذکرہ بالا کمپنیوں کی مالی حالت بھی بہتر ہوگی۔

☆ اس مالی سال کے دوران China-Pakistan Economic Corridor کی فزیبلٹی سٹڈی مکمل ہونے کے بعد ML-1 پر کام کے آغاز کا امکان ہے۔ اس کے ساتھ ہی ML-2 کی Up-gradation کے لئے بھی بیرونی سرمایہ کی تلاش شروع کر دی گئی ہے۔ اس کام کو بھی Joint Venture یا PPP کے ذریعے پایہ تکمیل پر پہنچایا جائے گا۔ اس سلسلے میں کی جانے والی Feasibility Study کے لئے ٹینڈر طلب کئے جا رہے ہیں۔

☆ پاکستان ریلویز کے ملازمین کے Cadres کی ملازمت کی شرائط، الاؤنس اور تنخواہ میں تفاوت اور ہم آہنگی کا فقدان ہے۔ یہ صورت حال مختلف گروپس کے درمیان چپقلش کا باعث اور ادارے کی ترقی میں رکاوٹ ہے۔ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل کے حل کیلئے ایک اعلیٰ اختیاراتی Re-structuring Committee قائم کر دی گئی ہے جسے اپنی رپورٹ کی تکمیل کے لئے HR Consultants کی معاونت بھی حاصل ہوگی۔

☆ پاکستان ریلویز کو اس بات کا احساس ہے کہ ادارے کے لئے موجود ممکنہ ترقی کا حصول Regional Connectivity کے بغیر ناممکن ہے۔ اس حوالے سے چین، افغانستان، ایران، ترکمانستان اور دوسرے وسط ایشیائی ممالک کے ساتھ ریلوے Links پر کام مختلف مراحل میں ہے۔ پشاور۔ جلال آباد کی Feasibility Study، چمن۔ سپین بولدک لنک پر کام کی منصوبہ بندی اور کوئٹہ۔ تفتان سیکشن کی Up-gradation کیلئے بیرونی سرمایہ کی فراہمی ممکن بنانے پر کام جاری ہے۔

☆ پاکستان ریلویز کے اہم ذیلی ادارے، بالخصوص، لوکوموٹیو فیکٹری رسالپور اور کیرج فیکٹری اسلام آباد پوری پیداواری صلاحیتوں کے مطابق کام نہیں کر رہے۔ ان اداروں کو منافع بخش بنانے کیلئے بیرونی سرمایہ کاری اور تکنیکی تعاون درکار ہے جس کے لئے RFP تیار ہے اور اس سلسلے میں جلد ہی (JV or TOT) ٹینڈر طلب کئے جا رہے ہیں۔

☆ پاکستان ریلویز اپنے سکولوں کی حالت بہتر بنانے پر بھی توجہ دے رہی ہے۔ اس سلسلے میں تعلیم کے معیار اور سکولوں کے Infrastructure کو بہتر بنانے کے لئے NGOs اور Private Sector کو بھی ساتھ ملایا جا رہا ہے۔ حال ہی میں ریلوے ہائی سکول کراچی کا انتظام The Citizen Foundation (TCF) کے سپرد کیا گیا ہے۔ نتائج کے حوالے سے لاہور بورڈ کے اس سال کے میٹرک کے نتائج میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے نمایاں ترین 100 طلباء میں سے 26 کا تعلق ریلوے کے سکولز سے ہے۔

☆ پاکستان ریلویز کا نظام زیادہ تر Manual ہے جسے Automate کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان ریلوے تیزی سے انفارمیشن ٹیکنالوجی کی طرف بڑھنا چاہتی ہے۔ اس سلسلے میں Freight Operations Information System (FOIS) پر اسی سال کام شروع کیا جائے گا۔

☆ ☆ ☆

پاکستان ریلویز

پوسٹل لائف انشورنس اور پاکستان ریلویز کے مابین ریلوے مسافروں کی انشورنس کے حوالے سے ہیڈکوارٹرز میں ہونے والی دستخطی تقریب کا ایک منظر۔

فرض شناسی کی اعلیٰ مثالیں قائم کرنے والے پولیس کانسٹیبلز اور گینگ مینوں کے اعزاز میں گارڈ آف آنر کی تقریب کے مناظر۔

پاکستان ریلویز اور میپل لیف سیمنٹ کے درمیان لاہور ہیڈکوارٹرز میں ہونے والی دستخطی تقریب۔

پاکستان ریلویز اور جنرل الیکٹریکل کمپنی کے درمیان 4500 ہارس پاور کے 55 لوکوموٹیوز کے حوالے سے ہونے والے معاہدے پر ہیڈکوارٹرز آفس میں ہونے والی تقریب۔

پاکستان ریلویز ہیڈکوارٹرز آفس لاہور میں ریلوے بوائز سکول کراچی کے پائلٹ پراجیکٹ پر ہونے والی دستخطی تقریب۔

وفاقی وزیر ریلوے خواجہ سعد رفیق انجن شیڈ لاہور میں لیبر یونین کے نمائندوں اور محنت کشوں سے خطاب کرتے ہوئے۔